تنقید و تبصرہ

تکمیل الاذہان مع رسالہ مقدمتہ العلم از شاہ رفیع الدین و مع رسالہ دانشمندی از امام ولی اللہ

شاہ رفیع الدین صاحب کا مشہور رسالہ تکمیل الاذہان مکمل شکل میں اب تک نہیں چھپا تھا۔ مولانا عبدالحمید سواتی نے خانوادۂ ولی اللہی کی دوسری تصانیف کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر اور ان کا باہم مقابلہ کرکے اسے "ایڈٹ" کیا ہے، اور ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم کی طرف سے اسے شائع کیا گیا ہے۔ تکمیل الاذہان کے ساتھ شاہ رفیع الدین کا رسالہ مقدمتہ العلم اور امام ولی اللہ کا رسالہ دانشمندی بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

مولانا سواتی نے تکمیل الاذہان کی تصحیح، تحقیق اور اس کے متعدد نسخوں میں مقابلہ کرکے اسے "ایڈٹ" کرنے میں بڑی محنت کی ہے۔ علوم ولی اللہی کے طالبوں پر موصوف کا یہ ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اور اس سلسلے میں دوسرا احسان مدرسہ نصرۃ العلوم کے کارکنوں کا ہے، جو باوجود اپنے محدود وسائل کے خانوادۂ ولی اللہی کی کتابیں شائع کر رہے ہیں۔ شروع میں کتاب کا اجمالی تعارف ہے۔ جس میں مولانا سواتی نے بڑی دقت نظر سے تکمیل الاذہان کے مطالب کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ یہ اجمالی تعارف اردو اور عربی دونوں میں ہے۔

" تکمیل الاذہان " کا ایک باب " تطبیق الاراء " ہے یعنی متقابل و متضارب چیزوں کو ایک دوسرے سے تطبیق دینا، شاہ ولی اللہ صاحب کی یہ ایک علمی خصوصیت تھی، شاہ رفیع الدین نے اسے ایک مستقل علمی فن بنانے کی کوشش کی ہے۔ وہ ایک جگہ لکھتے ہیں،۔

آیات قرآنی کی تطبیق میں مفسر الامت عبداللہ بن عباسؓ سبقت لے گئے۔ مختلف احادیث میں تطبیق دینے میں صاحب المغیث کو آراء مسلمین میں تطبیق دینے میں شیخ علاء الدولہ سمنانی کو شریعت اور فلسفہ میں تطبیق دینے میں اخوان الصفار کو، دو حکیموں (افلاطون و ارسطو) کی رائے میں تطبیق دینے

میں ابونصر فارابی کو، اور اسلام اور ہندیت میں تطبیق دینے میں داراشکوہ کو سبقت حاصل ہے۔ وحدۃ الشہود اور وحدۃ الوجود میں دو جلیل القدر عارفوں شیخ احمد سرہندی اور شیخ ولی اللہ دہلوی نے کوشش کی، اور اس ضمن میں شیخ ابن عربی کا کہنا ہے۔

عقد الخلائق فی الالٰہ عقائدا

وانا اعتقدت جمیع ما عقدوہ

تطبیق کے ذیل میں مولانا سواتی نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ "..... انسانی عقل کو انتشار و تضارب سے بچا کر ایک وحدت کی طرف متوجہ کر دینا میرے خیال میں انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے ....." نیز یہ کہ تطبیق سے مراد یہ نہیں کہ دو آدمی جو ایک دوسرے کے خلاف رائے رکھتے ہیں، ان میں سے ایک کے دعوے کی سرے سے نفی کر دی جائے۔ اور نہ تطبیق سے یہ مراد ہے کہ ایک شخص کے کلام کو بالکل دوسرے کے کلام کی مراد پر محمول کر دیا جائے اور اسی طرح تطبیق سے یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ایک مذہب کے اصول و فروع کا واقعہ کے مطابق ہونے کا دعویٰ کر دیا جائے۔ بلکہ تطبیق سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک مذہب میں جو حصہ واقعہ کے مطابق ہو، اور جتنا حصہ واقعہ سے منحرف ہو، اسے معلوم کیا جائے۔ نیز اس انحراف کے اسباب کا کھوج لگایا جائے ..... "

آخر میں ہم ایک بار پھر مولانا عبدالحمید سواتی اور مدرسہ نصرۃ العلوم کی اس علمی خدمت کا اعتراف کرنا چاہتے ہیں کہ وہ علوم ولی اللہی کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں اس قدر مفید کام کر رہے ہیں

ضخامت ۱۸۸ صفحات، بڑا سائز۔ قیمت ۳ روپے

ناشر ادارۂ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ مغربی پاکستان

تذکرۂ شیخ رحمکارؒ ۔ حضرت کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات

مرتبہ مولانا سید میاں تاج الدین کاکاخیل۔ شائع کردہ ادارۂ اشاعت الاسلام جامع مسجد لائلپور (مغربی پاکستان)

حضرت شیخ رحمکارؒ، جو زیادہ تر حضرت کاکا صاحب کے نام نامی سے مشہور ہیں، شاہ جہان اور اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں ایک بڑے نامور بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کا مزار تحصیل نوشہرہ